Since 1975
meraj's
RESTAURANT
INDIAN – MUCHLAI – CHINESE – MANDI – TANDOORI
MEHDIPATNAM X ROADS – HYDERABAD
CONTANT – 6304733948
TAKE AWAY
Swiggy zomato

R.N.I.No.APURD/2013/54302
ہفتہ روزہ حیدرآباد
فلک نما نیوز
FALAKNUMA NEWS
Urdu Weekly Hyderabad.
Editor In Chief: MOHD ATHER RAHEEM

ISLAMIA GROUP OF INSTITUTIONS
SRT COLONY YAKUTPURA, HYD-23
COURSES OFFERED
JUNIOR: C.E.C/BI.P.C/M.P.C/M.E.C
DEGREE: BA/B.COM/B.SC/BBA/BCA
P.G: M.A (Eng)/M.COM, M.SC (Nutrition & Dietetics) M.SC. (Bot) & M.SC (Chemistry), MSc Maths
LAW: BA, BBA, 5YDC/LLB 3YDC, LLB (Hon's)
Contact No:: 9347683872

۲۶/ جنوری ۲۰۲۶ء | DATE:26-01-2026 | جلد(14) | شمارہ(04) | قیمت ایک روپیہ | صفحات(4)

آزادانہ ومنصفانہ رائے دہی کیلئے الیکشن کمیشن کا غیر جانبدار ہونا ضروری: گورنر تلنگانہ

تلنگانہ میں3.39 کروڑ رائے دہندے، رویندرا بھارتی میں نیشنل ووٹرس ڈے تقریب، چیف الیکٹورل آفیسر کا خطاب

حیدرآباد۔ گورنر تلنگانہ جشنو دیو ورما نے کہا کہ ذمہ دارانہ رائے دہی کے ذریعہ ملک میں جمہوریت کو مستحکم کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ شہریوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ رائے دہی کے حق سے استفادہ کے لئے سرگرم رول ادا کریں کیونکہ جمہوری اداروں کا استحکام رائے دہندوں کے انتخابی عمل میں حصہ لینے پر منحصر ہے۔ گورنر آج 16 ویں نیشنل ووٹرس ڈے کے موقع پر رویندرا بھارتی میں منعقدہ تقریب سے خطاب کررہے تھے۔ ووٹرس ڈے تقریب کا عنوان ''مائی انڈیا مائی ووٹ'' رکھا گیا تھا۔ تقریب کے انعقاد کا مقصد عوام میں رائے دہی سے متعلق شعور بیداری ہے۔ ملک بھر میں ہر سال 25 جنوری کو نیشنل ووٹرس ڈے منایا جاتا ہے۔ الیکشن کمیشن آف انڈیا نے ملک بھر میں تقاریب کا اہتمام کیا۔ گورنر نے دستور کی دفعہ 324 کا حوالہ دیا اور کہا کہ آزادانہ اور منصفانہ رائے دہی یقینی بنانے کے لئے الیکشن کمیشن آف انڈیا کا غیر جانبدارانہ رول ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ مہاتما گاندھی اور ڈاکٹر بی آر امبیڈکر نے جمہوری نظام کو مستحکم کرنے کی اہمیت کو اجاگر کیا تھا۔ گورنر نے تلنگانہ میں انتخابی عمل کے شفاف طریقہ سے انعقاد کی ستائش کی۔ انہوں نے عوام میں شعور بیداری کے علاوہ پولنگ اسٹیشنوں پر بہتر سہولتوں کی فراہمی مستحق رائے دہندوں کو گھر پر ووٹ دینے کی سہولت اور عصری ٹیکنالوجی کے استعمال کی ستائش کی۔ انہوں نے کہا کہ جوبلی ہلز اسمبلی حلقہ کے ضمنی چناؤ کے موثر اور پرامن انعقاد میں عہدیداروں کا رول قابل ستائش ہے۔ انہوں نے لا اینڈ آرڈر کی برقراری کے لئے پولیس کی مساعی اور ڈرون کے ذریعہ نگرانی کا حوالہ دیا۔ چیف الیکٹورل آفیسر تلنگانہ سی سدرشن ریڈی نے فہرست رائے دہندگان میں ناموں کی شمولیت اور تیاری سے واقف کرایا۔ انہوں نے کہا کہ تلنگانہ میں 33 اضلاع کے 119 اسمبلی حلقہ جات میں رائے دہندوں کی تعداد 3.39 کروڑ ہے۔ پولنگ اسٹیشنوں کی تعداد 35895 ہے۔ رائے دہندوں میں 1.68 کروڑ مرد، 1.70 کروڑ خواتین اور 2890 ٹرانسجنڈرس ہے۔ گزشتہ سال کے مقابلہ رائے دہندوں کی تعداد میں 3.93 لاکھ کا اضافہ ہوا ہے۔ سدرشن ریڈی نے کہا کہ نوجوان ووٹرس اور سینئر سٹیزنس کی تعداد میں حوصلہ افزاء اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ فہرست رائے دہندگان پر نظر ثانی کا مقصد حقیقی رائے دہندوں کے نام حذف کرنا نہیں ہے بلکہ ایک سے زائد ناموں اور نااہل انٹریز کو فہرست سے خارج کرنا ہے۔ الیکشن کمیشن آف انڈیا نے شفافیت کے ساتھ فہرست کی تیاری کو یقینی بنانے کے لئے اصلاحات نافذ کئے ہیں۔ نیشنل ووٹرس ڈے تقریب میں اسٹیٹ الیکشن کمشنر شریمتی آئی رانی کمودنی آئی اے ایس، ایڈیشنل چیف الیکٹورل آفیسر وی وینکٹیشور ریڈی، کمشنر جی اچ ایم سی و ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر حیدرآباد آر وی کرنن، ڈپٹی چیف الیکٹورل آفیسر ہری سنگھ اور دیگر عہدیداروں نے شرکت کی۔ اس موقع پر ضلع کلکٹرس اور دیگر عہدیداروں کو شفافیت کے ساتھ انتخابی عمل مکمل کرنے پر ایوارڈس پیش کئے گئے۔

शिक्षा मंत्रालय
भारत सरकार
MINISTRY OF EDUCATION
Government of India
सत्यमेव जयते
77 واں یوم جمہوریہ مبارک
NCPUL
قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، حکومت ہند کی سرگرمیاں اور حصولیابیاں
(2014-15 تا 2025-26)

- عالمی کانفرنس/ قومی سمینار وکانفرنس
7 عالمی کانفرنس اور 125 قومی سمینار / کانفرنس کا انعقاد
- CABA-MDTP میں ایک سالہ ڈپلوما کورس
28 ریاستوں/یونین ٹیریٹریز میں 603 مراکز، 303972 تربیت یافتہ طلبا
- اردو کیلی گرافی اور گرافک ڈیزائن میں دوسالہ ڈپلوما کورس
18 ریاستوں/یونین ٹیریٹریز میں 73 مراکز، 34,853 تربیت یافتہ طلبا
- اردو زبان میں ایک سالہ ڈپلوما کورس
26 ریاستوں/یونین ٹیریٹریز میں 993 مراکز
7,05,399 تربیت یافتہ طلبا
- فنکشنل عربک میں دوسالہ ڈپلوما کورس
25 ریاستوں/یونین ٹیریٹریز میں 497 مراکز، 3,21,942 تربیت یافتہ طلبا
- بک پروموشن/ ایگزیبیشن موبائل وین
بیرون ممالک 05 بین الاقوامی کتاب میلوں میں شرکت
13 قومی کتاب میلوں کا انعقاد اور 194 کتاب میلوں میں شرکت/ موبائل وین کے ذریعے کتابوں کی نمائش
- عربی میں ایک سالہ سرٹیفکیٹ کورس
25 ریاستوں/یونین ٹیریٹریز میں 501 مراکز
3,07,732 تربیت یافتہ طلبا
- فارسی میں ایک سالہ سرٹیفکیٹ کورس
24 ریاستوں/یونین ٹیریٹریز میں 119 مراکز
47,045 تربیت یافتہ طلبا
- پیپر میشی میں چھ ماہی سرٹیفکیٹ کورس
جموں وکشمیر میں 6 مراکز، 1,280 تربیت یافتہ طلبا
- 549 کتابوں اور رسائل کی اشاعت
- 2256 سمینار/ لیکچر سیریز کے لیے مالی تعاون
- 3722 کتابوں اور رسائل کی تھوک خریداری
- 1928 مسودات کی اشاعت کے لیے مالی تعاون
- 357 پروجیکٹ کے لیے مالی تعاون
- اردو پریس پروموشن کے تحت
11234 اخبارات/ رسائل کو مالی تعاون
- ٹی وی پر اردو دنیا کے 375 ایپی سوڈ کا ٹیلی کاسٹ

राष्ट्रीय उर्दू भाषा विकास परिषद् | قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان
National Council for Promotion of Urdu Language
Department of Higher Education, M/o Education, Govt. of India.
Farogh-e-Urdu Bhawan, FC-33/9, Institutional Area, Jasola, New Delhi-110025
011-35151992, 35152081 www.urducouncil.nic.in director@ncpul.in @nationalcouncilforpromotionofurdulanguage @ncpuldelhi

Scanned with OKEN Scanner

ہفتہ روزہ
فلک نما نیوز حیدرآباد
FALAK NUMA NEWS
Urdu Weekly Hyderabad

فیشن جو آپ کی صحت کے لیے اچھے نہیں!

فیشن مصنوعات کے متعلق عام طور پر ایسی ہدایتیں نظر آتی ہیں کہ یہ آپ کے اٹھنے بیٹھنے اور آپ کی چال ڈھال پر اثر انداز ہونے کے ساتھ ساتھ پیٹھ اور گردن میں درد کا سبب بن سکتے ہیں۔ برٹش کائیرو پیکٹک ایسوسی ایشن (بی سی اے) کا کہنا ہے کہ انتہائی چست یعنی جلد سے چپکی ہوئی جینز، ہائی ہیلز اور بڑے ہینڈ بیگ ہمارے جسم کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ دوسری جانب چارٹرڈ سوسائٹی آف فیزیوتھیراپی اور دیگر ماہرین کی جانب سے اس قسم کے خدشات کی نفی کی جاتی رہی ہے۔ بی سی اے نے جن چیزوں کے بارے میں تشویش ظاہر کی ہے ان میں سے پانچ یہاں پیش کی جا رہی ہیں۔

جلد سے چپکی جینز: بی سی اے کا دعویٰ ہے کہ سکنی جینز ہماری فعالیت کو کم کر دیتی ہے۔ اس کے مطابق: ایسے لباس جسم کے جوڑوں پر دباؤ ڈالتے ہیں اور اس سے چھلانگ لگانے کی صلاحیت اور چہل قدمی کے دوران جھٹکے برداشت کرنے کی قدرتی طاقت کم ہو سکتی ہے۔ بڑے بیگ: بی سی اے نے کہا ہے کہ بھاری بیگ، خواتین میں پیٹھ کے درد کی بنیادی وجوہات میں سے ایک ہیں۔ اس کے مطابق، ہمیں کہنی میں پھنسا کر بیگ لے کر چلنے سے بچنا چاہیے کیونکہ اس کے بوجھ سے کندھے پر زیادہ زور پڑتا ہے اور وہ دوسرے کندھے کے مقابلے میں جھک جاتا ہے۔ بڑے ہڈ والے کوٹ: بی سی اے نے کہا ہے کہ سر پر بڑے سائز کے فر والے گرم کوٹ پہننے سے بچنا چاہیے کیونکہ آس پاس دیکھنے کے دوران اس سے گردن پر زور پڑتا ہے۔ ہائی ہیلز: بی سی اے نے یہ بھی کہا ہے کہ ہائی ہیلز جسم کو ایک خاص صورت حال میں رہنے پر مجبور کرتا ہے جس سے ریڑھ کی ہڈی میں تناؤ پیدا ہوتا ہے۔ بیک لیس جوتے: بی سی اے کا کہنا ہے کہ ایسی چپلیں جن کے پیچھے کا حصہ کھلا ہوتا ہے یعنی ہیل کی طرف سپورٹ نہیں ہوتا ہے، ان سے پاؤں اور گردن کے نیچے تناؤ پیدا ہوتا ہے۔ ان کے علاوہ بی سی اے نے یہ بھی مشورہ دیا ہے کہ ضرورت سے زیادہ بڑی بازو، بھاری بھرکم زیورات اور ٹیڑھی میڑھی کناریوں والے لباس بھی پہننے والوں کے لیے مسائل پیدا کر سکتے ہیں۔ حقیقت کیا ہے؟: بی سی اے نے 1،062 لوگوں پر مشتمل ایک سروے کیا تھا جس میں یہ پایا گیا کہ 73 فیصد کو پیٹھ کے درد کی شکایت ہے جبکہ 33 فیصد لوگ اس بات سے بے خبر تھے کہ ان کا لباس گردن اور ان کے انداز پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ ایسوسی ایشن کے مطابق، اس طرح کے لباس یا لوازمات آپ کی سرگرمی پر اثر ڈالنے کے علاوہ عجیب طرح سے کھڑے ہونے یا چلنے کے مسائل پیدا کر سکتے ہیں۔ تنظیم کا مشورہ ہے کہ جب بھی کپڑے خریدیں تو آپ اپنی پیٹھ اور گردن کا خیال رکھیں۔ آپ ایسے کپڑے کو منتخب کریں جو آپ کی سرگرمی کے لحاظ سے ٹھیک ہو اور جب بھی بھاری چیزیں ساتھ رکھنی ہوں، بیک پیک کا استعمال کریں۔ پیٹھ میں درد کے ماہر ڈاکٹر مریم کا کہنا ہے کہ یہ تحقیق ڈرانے والی ہے اور اس میں کوئی بھی سائنسی حقیقت نہیں ہے۔ چارٹرڈ سوسائٹی آف فیزیوتھیراپی کے سربراہ سٹیو ٹولن کا کہنا ہے کہ لوگوں کو جو بھی اچھا لگے وہ پہننا چاہیے، چاہے سکنی جینز ہو یا ہڈ والے کوٹ۔ ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ جینز اور بیگ کے متعلق تصورات غلط ہی نہیں ہو سکتے بلکہ نقصان دہ بھی ہو سکتے ہیں، کیونکہ درد کے خوف سے خواتین کی ان ملبوسات سے پرہیز کرنے لگیں گی جو انھیں پسند ہے۔ ان کے مطابق 'پیٹھ کے درد کے متعلق بہت سی خرافات عام ہیں اور متروکات کی بھی لمبی فہرست ہے جبکہ اس کے علاج کے متعلق بڑے پیمانے پر غلط تصورات گردش کرتے ہیں۔' تو پھر پیٹھ کے درد کے لیے بہترین مشورہ کیا ہے؟ ماہرین کا مشورہ ہے کہ: خود کو فعال رکھیں اچھی نیند لیں جہاں تک ممکن ہو تناؤ سے بچیں وزن کو تناسب میں رکھیں زیادہ تر معاملات میں پیٹھ درد از خود ٹھیک ہو جاتا ہے، اس لیے زیادہ فکر نہ کریں پیٹھ کے درد کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات رکھیں۔ اگر کچھ ہفتوں میں یہ ٹھیک نہ ہو یا ناقابل برداشت تو طبی امداد حاصل کریں۔

تاریخی شہر اورنگ آباد، جس کی رونق آج بھی قائم ہے

شہر اورنگ آباد دکن کا ایک قدیم اور مشہور شہر ہے، جو عرصہ سے ریاست مہاراشٹر میں شامل ہے، اس کے نام سے اندازہ ہوتا ہے کہ اورنگ زیبؒ نے اسے آباد کیا ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ اورنگ زیب کے عہد سے کافی پہلے اسے بسایا گیا، شہر کا پرانا نام ''کھڑکی'' ہے۔ ملک عنبر نے ۱۶۱۰ء میں اسے اپنا صدر مقام بنایا اور ''فتح نگر'' نام رکھا، مغل دور حکومت میں اورنگ زیب کو دکن کی صوبیداری پر فائز کیا گیا تو انہوں نے ۱۶۵۲ء میں اس شہر کا نام ''اورنگ آباد'' رکھا اور اسی نام سے آج تک یہ شہر مشہور ہے۔

اورنگ آباد اپنی علمی، ملی اور سماجی سرگرمیوں کی وجہ سے پورے ملک میں جانا جاتا ہے، بزرگان دین نے اس سرزمین کو کلمہ حق بلند کرنے کیلئے کیا، سینکڑوں مساجد درجنوں مدارس اور بے شمار تاریخی عمارات نے اس شہر کی شان اور ملی حمیت میں اضافہ کیا، پرانا شہر دن بدن وسیع ہو رہا ہے قدیم محلوں میں آبادی بڑھنے سے نئی بستیاں بھی بسائی جا رہی ہیں۔

کوئی ۴۶ سال پہلے ۱۹۷۱ء میں پہلی مرتبہ اس شہر کی جامع مسجد میں تبلیغی اجتماع کے دوران راقم نے قیام کیا تھا تو مسجد کے اردگرد دور دور تک آبادی نہیں تھی لیکن رابطہ ادب اسلامی کے ۲۷ ویں سیمنار ے اور ۸ جون ۲۰۰۹ء میں شرکت کیلئے دوسری مرتبہ حاضری ہوئی تو ہمیں اورنگ آبادی کی دنیا ہی بدلی نظر آئی، جامعہ اسلامیہ کاشف العلوم واقع جامع مسجد کو پہلے بھی دیکھا تھا، اب اس کی عمارت دور دور تک پھیل گئی ہیں اور شہری آبادی نے اسے گھیر لیا ہے۔

اورنگ آباد شہر کے چاروں طرف فصیل کو اورنگ زیب نے بنوایا تھا، جس کی باقیات آج بھی موجود ہیں، شہر کے مغربی جانب فصیل سے متصل ایک نہر بہتی ہے اسی نہر سے کبھی ''پن چکی'' چلتی تھی، صبح و شام شہر کے لوگ یہاں سیر و تفریح کے لئے آتے ہیں، اورنگ آباد میں یوں تو پرانے زمانہ کی بے شمار خوبصورت عمارتیں، مسجدیں اور مقبرے موجود ہیں لیکن ان میں ''جامع مسجد'' اور ''بی بی کے مقبرہ'' کو اہمیت حاصل ہے۔ تاریخی جامع مسجد کو بجا طور پر ہندوستان کی چند عظیم و شاندار مساجد میں شمار کیا جا سکتا ہے، اس کی تعمیر میں دو نیک دل فرماں رواں یعنی ملک عنبر اور اورنگ زیبؒ کا حصہ ہے، مسجد کے ۴۷ حجروں میں مدرسہ کاشف العلوم کا آغاز ہوا، جو ترقی کر کے جامعہ بن گیا ہے اور مشرقی دروازے کے باہر دو بڑی عمارتوں میں، اس کے درجات لگتے ہیں اور طلباء کی اقامت گاہ قائم ہے، یہاں کثرت سے دینی اجتماعات ہوتے ہیں، رابطہ ادبِ اسلامی کا ایک سیمی نار پہلے اور دوسرا اب ہو رہا ہے۔

بی بی کے مقبرہ میں اورنگ زیب کی بیوی بی بی رابعہ دورانی کی قبر ہے، یہ مقبرہ آگرہ کے تاج محل کا چھوٹا نمونہ معلوم ہوتا ہے، اسی طرح کا باغ اور نہریں، درمیان میں بلند چبوترہ، اس کے چاروں کونوں پر اونچے اونچے مینار، وسط میں بڑا گنبد اور اردگرد چھوٹی چھوٹی برجیاں اسے چھوٹا تاج محل ثابت کرنے کیلئے کافی ہیں، اسی لئے لوگ بی بی کے مقبرہ کو ''دکن کے تاج محل'' کے نام سے پکارتے ہیں، ہرے بھرے درختوں کے درمیان سفید عمارت نہایت دلکش نظر آتی ہے، آگرے کا تاج محل مکمل طور پر سنگِ مرمر سے بنا ہے اس میں رنگ برنگ کے قیمتی پتھر جڑے ہیں، لیکن بی بی کے مقبرے کیلئے غالباً قیمتی پتھر میسر نہ آ سکے، حقیقت یہ ہے کہ تاج محل کو اورنگ زیب کے والد شاہ جہاں نے بنوایا تھا اور یہ مقبرہ اورنگ زیب کے بیٹے محمد اعظم شاہ نے تعمیر کرایا ہے، یہ دونوں عمارتیں دادا اور پوتے کی بنوائی ہوئی ہیں اور اسی لئے ان میں واضح فرق ہے، ایک تمام دنیا میں مشہور ہے اور دوسری کی شہرت مہاراشٹر و دکن تک محدود ہے۔ نظام شاہی حکومت کے دوران بی بی کے مقررہ کو حیدرآباد منتقل کرنے کی کوشش ہوئی تھی لیکن وہ ناکام رہی، نواب سکندر جاہ نے یہاں ایک اور مسجد بنوائی جس سے مقبرہ کی خوبصورتی وجاذبیت پر منفی اثر مرتب ہوا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ ملک شاہ نے مقبرہ کو منتقل کرنے کے لئے وہاں کام شروع کرایا تو ایک نیک بخت خاتون کے مقبرہ کی بے حرمتی قدرت کو گوارہ نہ ہوئی، ایک شب ملک شاہ کی مرحومہ بیوی دلبرس بانو نے خواب میں آ کر اس پر ناراضگی ظاہر کی لہذا کام روک دیا گیا اور اپنی اس غلطی کے کفارہ میں ملک شاہ نے وہاں مسجد تعمیر کرا دی۔

اورنگ آباد میں ملک عنبر نے نہروں کے ذریعہ آب رسانی کا ایسا انتظام کیا تھا کہ شہر میں پانی وافر مقدار میں ملنے لگا، گھر گھر باغ نظر آنے لگا، ایسا انتظام ہندوستان کے کسی دوسرے شہر میں نہ تھا، جب اورنگ زیب یہاں آئے تو اس شہر کی مزید ترقی ہوئی اور آبادی کئی لاکھ تک پہونچ گئی ''ہر کمال را زوال کے مصداق'' شہر کے برے دن آئے تو بستی اجڑتی گئی، اب پرانی عمارتوں کے کھنڈر شہر کے چاروں طرف دور دور تک نظر آتے ہیں، اس سب کے باوجود اورنگ آباد کی رونق میں کوئی فرق نہیں آیا، بلکہ ۴۵ سال کے دوران شہر کی آبادی بڑھنے کے باوجود مجھے یہ شہر پہلے کی طرح پرسکون وخوبصورت ہی دکھائی دیا۔ نئی آبادی بڑی حد تک منظم ہے، سڑکیں کشادہ، کاروبار کے نئے مواقع پیدا ہوئے ہیں، اس لئے ترقی کی رفتار تیز ہے، مسلمان آج بھی پچاس فیصد کے قریب ہیں، کبھی مسلم سلاطین کی جولانگاہ رہا، یہ شہر اپنے آثار قدیمہ کی وجہ آج بھی دیکھنے کے لائق ہے (جاری ہے) ☆

Scanned with OKEN Scanner

فحش کلامی ہرگز نہ کریں

راستے میں اچانک ا?منا سامنا ہونے پر ایک دوست نے دوسرے کو دور سے ہی بلند ا?واز میں پکارا...... دو چار گالیاں نچھاور کرتے ہوئیہاں بھئی کیا حال ہے؟...... پھر گالیوں سے نوازتے ہوئیکہاں رہے اتنے دن؟ دوسرے دوست نے بھی.......... ? گالیوں کی بوچھاڑ میں جواب دیا اور حال احوال دریافت کیا۔ یہ تبادلہ خیال چند منٹ تک ہوتا رہا جس کا زیادہ نہیں تو نصف حصہ یقیناً فحش کلامی اور گالیوں پر مشتمل تھا۔ اور پھر اسی طرح ایک دوسرے کو نوازتے اور ہنستے مسکراتے ہوئے اپنی اپنی راہ لی۔ غور کریں تو اس طرزِ ملاقات پر یقیناً حیرت ہوتی ہے۔ یہ کونسا طریقہ ہے ایک دوسرے سے تعلقات نبھانے کا۔ مزید حیرت کی بات یہ کہ جانبین کو احساس تک نہیں ہوتا کہ انہوں نے ایک دوسرے کو کن کن خطابات سے نوازا ہے اور اس کا مطلب کیا ہے۔ یہ سچ ہے کہ اگر کوئی اجنبی اس طرح ہمکلام ہوتا تو اس کا ردِّعمل بہت مختلف ہوتا ہے۔ لیکن دو دوستوں کو اس طرح مخاطب ہوتے ہوئے کیوں ذرا سی ہچکچاہٹ بھی محسوس نہیں ہوتی اور یہ سب سنتے ہوئے ماتھے پر شکن تک نمودار نہیں ہوتی۔

قارئین:

گلی محلے ہوں یا بازار، دفاتر ہوں یا کالجز، گھر ہوں یا مختلف تقاریب کی محفلیں، اس طرح کے مناظر ہمیں اکثر دیکھنے کو ملتے رہتے ہیں جہاں گفتگو میں فحش گوئی اور گالی گلوچ ایک لازمی جزو ہوتی ہے۔ یہ معاملہ صرف ان پڑھ اور جاہل طبقہ میں نہیں بلکہ وہ طبقہ جو اپنے ا?پ کو پڑھے لکھے لوگوں میں شمار کرتا ہے وہ بھی اس معاملے میں کسی سے پیچھے نہیں۔ یہاں تک کہ بہت سیمعاشرے میں مہذب وشرفا کا تاج سجانے والوں کی محفلیں بھی اس سے خالی نہیں ہوتیں۔ ہنسی مذاق، طنز و مزاح خواہ تحریری ہو یا تقریری فحاشی سے لبریز ہوتا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ اسلام نے مزاح کی اجازت دی ہے لیکن اسکی کچھ حدود و قیود بھی مقرر فرمائی ہیں جو طنز و مزاح کو بھی اخلاق اور تہذیب کے دائرہ کے اندر رہنے پر مجبور کرتی ہیں۔

یاد رہے!!!!!!

فحش گوئی اور بدگوئی اسلام کی تعلیمات اور اس کی خصوصیات کے منافی تو ہے ہی، انہیں کوئی شریف معاشرہ بھی برداشت نہیں کرتا۔ انسان اپنے کلام سے پہچانا جاتا ہے اور اُس کی گفتگو اُس کے کردار اور شخصیت کی ا?ئینہ دار ہوتی ہے۔ لوگوں کی نظروں میں بدکلام اور فحش گو کی عزت دو کوڑی کی بھی نہیں رہتی اور اس سے میل جول کوئی گوارہ نہیں کرتا۔

ا?یئے !!اس بات کو حدیث مبارکہ کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔'' مکی مدنی سلطان رحمتِ عالمیان ? نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ فحش گوئی اور بدزبانی کو پسند نہیں فرماتا (مسلم، رقم ۶۶۱۲ ص ۳۹۱۱)

قارئین کرام!!

ہم اس دنیا کی رنگینیوں میں کس قدر مشغول ہو گئے ہیں کہ اپنی اخلاقی قدریں بھی کھو بیٹھے ہیں۔ بات بات پر تالی بجا کر گالیاں دینے والے اور خوش گپیوں میں فحش گفتگو پر اترانے والے کان کھول کر سن لیں۔ ان کا یہ عمل کسی طور پر بھی ان کے لیے نفع بخش نہیں۔۔۔ واللہ کسی طور پر بھی ان کے لیے نفع بخش نہیں۔!

بدقسمتی سے فحش کلامی کے شوقین بھی ہمارے معاشرے میں کثرت سے پائے جاتے ہیں جو حصولِ لذت اور دوستوں کی محفلیں گرمانے کے لئے شہوت بھری گفتگو کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ فحش گوئی کا سہارا لے کر داد و تحسین سمیٹنے والے یاد رکھیں کہ اس کا انجام بہت بُرا ہے، چنانچہ شہنشاہ ابرار، جناب احمدِ مختار ? کا فرمانِ عالیشان ہے کہ:''چار طرح کے جہنمی کھولتے پانی اور ا? گ کے درمیان بھاگتے پھرتے اور ویل وثبور (یعنی ہلاکت) مانگتے ہوں گے، ان میں سے ایک ایسا شخص بھی ہوگا جس کے منہ سے خون اور پیپ بہتے ہوں گے۔ جہنمی کہیں گے: اس بدبخت کو کیا ہوا کہ ہماری تکلیف میں اضافہ کئے دیتا ہے؟ جواب ملے گا یہ بدنصیب، خبیث اور بری بات کی طرف متوجہ ہو کر لذت اٹھاتا تھا مثلاً جماع کی باتوں سے۔ (اتحاف السادۃ ?المتقین، کتاب ا?فات اللسان، ج ۹ ص ۱۸۷)

قارئین:

بعض لوگوں کو تو ا?پ دیکھیں گے کہ گالی کی اس قدر عادت ہوتی ہے کہ اُن کی کوئی بات گالی سے خالی نہیں ہوتی اور اُنہیں یہ احساس تک نہیں ہوتا کہ وہ کس قدر بُرے غیر مہذب اور معیوب الفاظ اپنی زبان سے ادا کر رہے ہیں۔ کیا ہماری فطرت مسخ ہو چکی ہے یا اس معاملے میں ہم بے حس ہو چکے ہیں کہ ہمیں اچھے اور بُرے کلام میں فرق محسوس نہیں ہوتا۔ اس کا جواب ہمیں حضور نبی کریم ? کے اس ارشادِ مبارک میں ملتا ہے جس کا مفہوم کچھ اس طرح ہیکہ "جب تجھ میں حیا نہ رہے تو جو چاہے کرے (صحیح بخاری)۔

انسان کی طبیعت بدکاموں کو چاہتی ہے لیکن یہ شرم و حیا ہی ہے جو انسان کے اور برائی کے بیچ ا?ڑ بن جاتی ہے۔ یہ ہی انسان میں اچھے اور برے کلام کے بیچ فرق کا احساس پیدا کرتی ہے۔ لیکن انسان جوں جوں شرم و حیا کا گلا گھونٹتا رہتا ہے، بُرائی کا احساس اُس کے دل سے کم ہوتا رہتا ہے، اُس کی ہچکچاہٹ عادت میں بدلتی جاتی ہے اور جب بلکل ہی شرم و حیا کا جنازہ نکل جاتا ہے تو پھر اس حدیث کا مصداق بن جاتا ہے یعنی جو چاہتا ہے بولتا ہے اور جو چاہتا ہے کرتا ہے صحیح یا غلط اس کی قطعاً فکر نہیں کرتا۔

چنانچہ ا?پ دیکھیں گے کہ جس کے دل میں شرم وحیا کا مادہ موجود ہوتا ہے وہ گالی گلوچ اور فحش گوئی کرنا تو دور کی بات سننے کی تاب بھی نہیں رکھتا جب کہ اس کے برعکس بعض لوگوں کے لئے یہ معمول کی بات ہے۔ یہاں تک کہ گھر کے بڑوں اور عورتوں کے سامنے بھی زبانوں پر قابو نہیں رہتا۔ اسی کا اثر ہے کہ بعض عورتیں بھی زبان سے نازیبا الفاظ استعمال کرتے ہوئے ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتیں۔

قارئین:

ہماری محفلوں کے اس متعفن ماحول کی ذمہ داری سب پر عائد ہوتی ہے۔ سب سے پہلے تو والدین اور بڑے بوڑھوں پر کیونکہ انسان کی سب سے پہلی ذہن سازی یہیں سے ہوتی ہے اور جب کوئی بچہ اپنے بڑوں کی زبان سے ایسی بے ہودہ گفتگو سنے گا تو اُس کے دل سے رفتہ رفتہ اس کی بُرائی نکل جائے گی اور وہ اسے اپنانے میں کوئی شرم محسوس نہیں کرے گا۔

ایک عبرت سے بھرپور واقعہ کسی نے سنایا۔ امت کے نفع کی نیت سے ا?پکو بھی سنا دیتے ہیں۔ بتانے والے کی زبانی سنیے !!!!اور محتاط ہو جایئے

!!!خبردار ہو جایئے!!!

واقعہ بتاتے ہیں کہ: ابھی چند دن پہلے میں کہیں بازار سے گزر رہا تھا اور میرا چار سال کا بھانجا میری انگلی تھامے میرے ساتھ تھا کہ اچانک قریب ہی دوکان پر کھڑے ایک شخص نے کسی کو گالی دی میں نے کوئی توجہ نہ کی اور اپنے دھیان چلتا رہا کہ میرا چار سال کا بھانجا مجھ سے مخاطب ہوا ماموں ماموں وہ اُس ا?دمی نے دوکان والے کو گالی دی اُسنے کہا کہ .... گالی بتائی۔ میں نے جب اس معصوم بچے کی زبان سے جس کو ابھی اچھائی برائی کا بھی شعور نہیں یہ گالی کے الفاظ سنے تو میرا خون کھول اُٹھا میرا دل چاہا کہ........... لیکن جب میں اُس گالی دینے والے ا?دمی کی طرف متوجہ ہوا تو وہ ایک بوڑھا ا?دمی تھا جس کے بال بھی سفید ہو چکے تھے۔ بہر حال میں اپنے بھانجے کو ڈانٹنے کے سوا کچھ نہ کر سکا۔ لیکن پھر سارے راستے میرا دل کڑھتا رہا اور میرا ذہن اسی کشمکش میں رہا کہ ہمارے جوان ہمارے بوڑھے اپنی ا?نے والی نسلوں کو کیا سوغات دے رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ بچوں کا ذہن کورے کاغذ کی طرح ہوتا ہے اور وہ جو کچھ سنتے اور دیکھتے ہیں وہ اُن کے ذہن میں نقش ہو جاتا ہے۔

کیا خیال ہے !! گھر میں فحش گفتگو کریں گے ?۔۔۔۔ اپنی اولاد کے سامنے فحش کلام کریں گے ?

اگر چاہتے ہیں کہ اولاد اچھے اخلاق اچھے اخلاق اپنائے تو خود ا??پ اور مجھے سراپائے ترغیب بننا ہوگا۔۔ جی ہاں!!!!!!! ہم ا ?پ کیخیر خواہ ہیں !!!!!! ہم ا ?پ کی بھلائی چاہتے ہیں۔۔۔۔۔۔ ہم ا ?پ کی اصلاح چاہتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ ہم ا?پ کا بھلا چاہتے ہیں !!! ہر لمحہ ہر پل ا?پ کی بہتری اور بھلائی کے لیے ا?پ کے ساتھ ساتھ !!!!!!!! تحریر کی صورت میں بھی اور تقریر کی صورت میں بھی۔

قارئین:: فحش کلامی اور بات بات پر گالیاں دینے والے فرمان مصطفیٰ غور سے سنیں اور اس دل کے گلدستہ میں سجا لیں !!!!!!!

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صل ? اللہ عل ? ہ وسلم نے فرمایا کہ شرم و حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان والا جنت میں جائے گا اور بے حیائی، فحش گوئی برائی کا حصہ ہے اور برائی والا دوزخ میں جائے گا۔ (ترمذی، کتاب البر والصل ?، رقم ۲۱۰۲، ج ۳، ص ۴۰۶)

الامان والحفیظ !!!!!!!!!

ہے نا عبرت ہی عبرت !!!!!! ہے نا سراسر نقصان ہی نقصان !!!!!!!!!! ہانا گھاٹے کا سودا!!

جب انسان روزانہ بیدار ہوتا ہے تو اس کے اعضا زبان سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ دن بھر تو سچائی و راستی پر قائم رہ کر فضول گوئی سے احتراز کرنا کیونکہ اگر تو درست اور ٹھیک رہے گی تو ہم بھی صحیح رہیں گے اور اگر تو غلط راہ پر پڑ گئی تو ہم بھی کج روی پر ا? جائیں گے۔ زبان کی باتیں اعضا انسانی پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ پاکیزہ کلام تو قرب خداوندی کا سبب بنتا ہے جب کہ گندا کلام ذلت و خوار کر دیتا ہے۔

قارئین:

انسان کی زبان کمین گاہ میں چھپے شیر کی طرح ہے کہ جونہی اسے موقع ملے تو حملہ کرے لہٰذا اس زبان کو خاموشی اور سکوت کی لگام دو گے تو تمام ا?فات سے محفوظ ہو جاو ? گے۔ سَیِّدُ المُبَلِّغین، رَح ?مَ ?? لِّل ?عٰلَمِی ?ن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وا?لہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:''بے شک فحش گوئی اور بد اخلاقی کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور لوگوں میں سب سے اچھا اسلام اس شخص کا ہے جو سب سے اچھے اخلاق والا ہے''(المسند للامام احمد بن حنبل، الحدیث: ۲۰۹۹۰، ج ۷، ص ۴۳۱)

حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہ ? وسلَّم نے فرمایا کہ حیا ایمان سے ہے اور ایمان جنت میں (لے جانے والا) ہے فحش گوئی بد اخلاقی کی ایک شاخ ہے اور بد اخلاقی جہنم میں (لے جانے والی) ہے۔ (جامع الترمذی، کتاب البر و الصل ?، باب ما جاء ِ فی الحیاء ِ، رقم ۲۱۰۲، ج ۳، ص ۴۰۶)

فحش گوئی اور لغو باتیں کس قدر قابل مذمت ہیں اس کا اندازا ا?پ اس حدیث مبارکہ سے کیجئے !!

ا?پ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وا?لہ وسلَّم نے غزوہ ? بدر میں قتل ہونے والے مشرکین کو گالی دینے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا: اَل ?بَذَاء ُ وَال ?بَیَان شُع ?بَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ ترجمہ: فحش گوئی اور کثرتِ کلام نفاق کے دو شعبے ہیں (جامع الترمذی، ابواب البر والصل ?، باب ماجاء ِ فی العِیِ، الحدیث ۲۰۳۷، ص ۱۸۵۴)

ایک اور حدیث مبارکہ پڑھیے !!!!!!! صرف پڑھنے پر اکتفا نہ کیجئے۔۔۔ بلکہ اس سے سبق بھی حاصل کیجئے !!!!!!!!

حضرت سَیِّدُ نا یحیٰی بن ابی کثیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَن ?ہ فرماتے ہیں کہ خَاتَمُ ال ?مُر ?سَلِی ?ن، رَح ?مَ ?? لِّل ?عٰلَمِی ?ن صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَ ??? ی ?ہِ وَاٰلِہ ? وَسَلَّم کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو چوسر کھیل رہے تھے تو ارشاد فرمایا:''دِل لہو ولعب میں، ہاتھ فضول کاموں میں اور زبانیں بے ہودہ کلام میں مشغول ہیں۔'' (شعب الایمان للبیہقی، باب فی تحریم الملاعب والملاہی، الحدیث: ۶۱۵۶، ج ۵، ص ۲۴۱۔)

قارئین!!

انسان کی زبان سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ اُس کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوگا اور کل جب حشر کے دن تمام مخلوقات کے سامنے یہ نامہ اعمال پڑھ کر سنایا جائیگا تو کس قدر اذیت ہوگی۔ اسلئے ہر بے ہودہ، فحش اور لغو کلام سے احتراز ضروری ہے۔

ناظرین وسامعین !!!!!!!!

فحش گوئی میں ہے نا سراسر نقصان ہی نقصان !!!!!!!!!! ہانا گھاٹے کا سودا!!!!! ہے نا شرمندگی اور ندامت !!!!!!!!!!!!!

دیکھ لیا ا?پ نے فحش گوئی کس قدر مضر مرض ہے۔۔ جو دیمک کی طرح شخصیت کو کھا جاتا ہے !!!!!!!!!!

اس ہلاکت کی طرف لے جانے والے عمل سے بچیں !!!!!!!!! فحش کلامی اور فحش کلامی کرنی والی Gathring سے بچیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اپنی دنیا کی بہتری اور اپنی ا?خرت کو سنوارنے کے لیے !!!!!!!!!!!!!! خدارا !!!!!!!!!!!!!!! خدارا !!!!!!!!!! فحش کلامی ہرگز نہ کریں !!!!!!!!!!

پلیز ایسا نہ کریں !!!!!!!!!!!!!!!!!!!! پلیز پلیز !!!!! ایسا نہ کریں۔۔۔۔۔۔۔ ہرگز ایسا نہ کریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Scanned with OKEN Scanner

صدرِ جمہوریہ کا قوم سے خطاب: آئین نے ہمارے لیے انصاف، مساوات اور اخوت کی راہ متعین کی

نئی دہلی: صدرِ جمہوریہ دروپدی مرمو نے یومِ جمہوریہ کی پیشگی شام قوم سے خطاب کرتے ہوئے ملک اور بیرونِ ملک مقیم تمام ہندوستانیوں کو قومی تہوار کی مبارک باد دی اور کہا کہ ہم سب آئین کے سائے میں اپنے جمہوری سفر کا جشن منانے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یومِ جمہوریہ ہمیں اپنے ماضی، حال اور مستقبل پر نگاہ ڈالنے کا موقع دیتا ہے اور یہ یاد دلاتا ہے کہ 26 جنوری 1950 کو آئین کے نفاذ کے ساتھ ایک جمہوری، عوامی اور خودمختار ریاست نے عملی صورت اختیار کی۔ صدرِ جمہوریہ نے کہا کہ آزادی کے بعد ہندوستان نے آئینی اقدار کی روشنی میں اپنی سمت طے کی اور انصاف، آزادی، مساوات اور اخوت جیسے اصولوں کو اپنی شناخت بنایا۔ آئین سازوں نے قومی یکجہتی اور مشترکہ قومیت کے احساس کو مضبوط بنیاد فراہم کی، جس کی بدولت ایک وسیع اور متنوع ملک ایک مضبوط جمہوریہ کے طور پر ابھرا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ہندوستان دنیا کے سب سے بڑے جمہوری نظام کی حیثیت سے آئینی اقدار پر قائم ہے اور یہی اقدار ہمارے اجتماعی کردار کو متعین کرتی ہیں۔ صدر نے سردار ولبھ بھائی پٹیل کے تاریخی کردار کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ انہوں نے ملک کے اتحاد کو حقیقت میں بدلا اور ان کی ڈیڑھ سوویں یومِ پیدائش کے موقع پر منائے جانے والے پروگرام قومی یکجہتی اور فخر کے جذبے کو تقویت دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شمال سے جنوب اور مشرق سے مغرب تک تہذیبی رشتوں کا جال ہمارے اسلاف نے بُنا تھا، جسے زندہ رکھنا ہر ہندوستانی کی ذمہ داری ہے۔ خطاب میں قومی ترانے اور قومی علامات کی اہمیت پر بھی روشنی ڈالی گئی۔ صدرِ جمہوریہ نے وندے ماترم کی ڈیڑھ سو سالہ تاریخ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ نغمہ نسلوں سے حب الوطنی کے جذبے کو مہمیز دیتا رہا ہے اور مختلف زبانوں میں اس کے تراجم نے قومی شعور کو وسعت دی۔ انہوں نے ان شخصیات کو بھی یاد کیا جنہوں نے قومی بیداری میں ادبی اور فکری خدمات انجام دیں۔ صدر نے نیتاجی سبھاش چندر بوس کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان کا نعرہ ''جے ہند'' آج بھی قومی وقار کی علامت ہے اور نوجوان نسل کے لیے حوصلے کا سرچشمہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ یومِ پرکرم کے طور پر نیتاجی کی سالگرہ منانے کا مقصد نئی نسل کو بے لوث حب الوطنی سے روشناس کرانا ہے۔ صدرِ جمہوریہ نے ملک کی سلامتی میں مسلح افواج، پولیس اور نیم فوجی دستوں کے کردار کو سراہا اور کہا کہ یہ جوان ہر لمحہ مادرِ وطن کے تحفظ کے لیے تیار رہتے ہیں۔ انہوں نے کسانوں، مزدوروں، ڈاکٹروں، نرسوں، اساتذہ، سائنس دانوں، انجینئروں اور صفائی کارکنوں سمیت ہر طبقے کی خدمات کا اعتراف کیا اور کہا کہ یہی لوگ جمہوریہ کو عملی طاقت فراہم کرتے ہیں۔ انہوں نے خواتین کے بڑھتے ہوئے کردار پر خصوصی توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ تعلیم، صحت، تحفظ اور معاشی خودمختاری کے لیے کیے گئے اقدامات کے نتیجے میں خواتین کی شمولیت میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ خودامدادی گروپوں، کھیلوں اور سائنس سمیت مختلف شعبوں میں خواتین کی کامیابیاں ایک نئے ہندوستان کی تصویر پیش کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مقامی خود حکومتی اداروں میں خواتین کی بڑی تعداد جمہوری عمل کو مضبوط بنا رہی ہے۔ صدرِ جمہوریہ نے قبائلی برادریوں کی فلاح و بہبود کے لیے کیے گئے اقدامات، صحت اور تعلیم کے پروگراموں اور ثقافتی ورثے کے تحفظ پر بھی روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ شمولیتی ترقی اسی وقت ممکن ہے جب محروم طبقات کو مرکزی دھارے میں لایا جائے اور انہیں ترقی کے مساوی مواقع فراہم کیے جائیں۔ کسانوں کے حوالے سے صدر نے کہا کہ انہوں نے ملک کو غذائی خودکفالت دلانے میں بنیادی کردار ادا کیا ہے اور زرعی اصلاحات، مالی امداد اور جدید طریقوں کے ذریعے کسانوں کی آمدنی بڑھانے کی کوششیں جاری ہیں۔ غربت کے خاتمے کے لیے نافذ اسکیموں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کروڑوں افراد کو بنیادی سہولیات فراہم کر کے باوقار زندگی کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ نوجوانوں کو ملک کا سرمایہ قرار دیتے ہوئے صدرِ جمہوریہ نے کہا کہ تعلیم، ہنرمندی اور اختراعات کے ذریعے نوجوان عالمی سطح پر ہندوستان کی شناخت مضبوط کر رہے ہیں۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ 2047 تک ترقی یافتہ ہندوستان کے خواب کی تعبیر میں نوجوان فیصلہ کن کردار ادا کریں گے۔ اقتصادی محاذ پر صدر نے کہا کہ ہندوستان تیزی سے ترقی کرتی بڑی معیشتوں میں شامل ہے اور بنیادی ڈھانچے، اصلاحات اور خود انحصاری کے اقدامات نے ترقی کی رفتار کو مستحکم کیا ہے۔ انہوں نے عالمی سطح پر امن، ماحولیاتی تحفظ اور پائیدار طرزِ زندگی کے لیے ہندوستان کے پیغام کا بھی اعادہ کیا۔ خطاب کے اختتام پر صدرِ جمہوریہ نے کہا کہ یومِ جمہوریہ ہمیں ''قوم اول'' کے جذبے کے ساتھ آئینی اقدار پر عمل کا عہد کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ انہوں نے تمام شہریوں کے روشن، محفوظ اور پُرامن مستقبل کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور ایک بار پھر یومِ جمہوریہ کی مبارک باد دی۔

تلنگانہ میں عوامی حکومت کی بہتر کارکردگی' دو سال میں 62 ہزار ملازمتوں کی فراہمی

مختلف شعبوں میں اصلاحات نافذ۔ معیشت کو تین ٹریلین ڈالرس تک پہونچانے اقدامات۔ گورنر جشنو دیو ورما کا یوم جمہوریہ تقریب سے خطاب۔ پرچم کشائی اور پریڈ کی سلامی لی

حیدرآباد۔ گورنر تلنگانہ جشنو دیو ورما نے 77 ویں یوم جمہوریہ کی تقریب سے خطاب میں ریاستی حکومت کی کارکردگی کی سراہنا کی اور کہا کہ حکومت تلنگانہ کی مجموعی ترقی کیلئے جو اقدامات کر رہی ہے وہ قابل ستائش ہیں۔ گورنر تلنگانہ نے پریڈ گراو?نڈ میں منعقدہ یوم جمہوریہ تقریب میں پرچم کشائی کے بعد اپنے خطبہ میں حکومت تلنگانہ کے پروگرام 'رائزنگ تلنگانہ' کا تذکرہ کیا اور کہا کہ حکومت اس منصوبہ کے ذریعہ تلنگانہ کو ملک کی دیگر ریاستوں کے ساتھ مسابقت کیلئے تیار کرنے کے علاوہ قومی سطح پر اپنی منفرد شناخت بنانے کوشاں ہے۔ انہو ں نے ریاست کی معاشی ترقی پر حکومت کے منصوبوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نے معیشت کو مستحکم کرنے کے علاوہ قومی ہدف سے خود کو ہم ا?ہنگ کرنے ویژن 2047 تیار کیا ہے اور 2047 تک ریاست کو 30 ٹریلین کی معیشت تک پہنچانے منصوبہ تیار کر کے اس پر عمل شروع کیا ہے۔ گورنر نے چیف منسٹر ریونت ریڈی کی قیادت میں برسرکار 'عوامی حکومت' کے فلاحی منصوبوں کا تذکرہ کیا اور کہا کہ حکومت عوام کی فلاح و بہبود کے ساتھ تلنگانہ کی ہمہ گیر ترقی کو یقینی بنانے میں مصروف ہے۔ انہوں نے تلنگانہ کو تین اقتصادی زونس میں منقسم کر کے ان کی ترقی کیلئے حکومت کے اقدامات کا تذکرہ کیا اور کہا کہ اس کے دور رس نتائج برا?مد ہونے کا امکان ہے۔ گورنر نے حکومت سے مختلف شعبہ جات میں اصلاحات کا تذکرہ کیا اور روزگار کی فراہمی اور نوجوانوں کو سرکاری ملازمتوں کو یقینی بنانے حکومت کے اقدامات کا حوالہ بھی دیا۔ انہوں نے کہا کہ ریاست میں گذشتہ 2 برسوں میں 62 ہزار نوجوانوں کو سرکاری ملازمتیں فراہم کی گئی ہیں اور توقع ظاہر کی کہ حکومت مزید اقدامات کے ذریعہ نوجوانوں کو سرکاری ملازمتوں کی فراہمی کے اقدامات کرے گی۔ انہوں نے خواتین کو بس میں مفت سفر کی سہولت کے علاوہ 500 روپے میں گیاس سلینڈر کی فراہمی کی اسکیم کا تذکرہ کیا اور کہا کہ حکومت خواتین کو بااختیار بنانے اور انہیں سہولتوں کی فراہمی کے متعلق جو اقدامات کئے ہیں ان سے ریاست کے خواتین خوشحال ہونے لگی ہیں۔ مسٹر جشنو دیو ورما نے گروہا جیوتی اسکیم کے علاوہ دیگر اسکیمات کے ذریعہ ایک کروڑ خواتین کو خود کفیل بنانے کے منصوبہ کا بھی تذکرہ کیا۔ انہوں نے شعبہ صحت میں حکومت کے اقدامات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نے تاریخی عثمانیہ دواخانہ کی نئی عمارت کی تعمیر کیلئے 2700 کروڑ روپے کی منظوری دی گئی۔ حکومت شعبہ صحت کی ترقی کو یقینی بنانے 16 ہزار کروڑ کے خرچ کا منصوبہ رکھتی ہے تا کہ ریاست میں صحت عامہ کو بہتر بنایا جاسکے اور اعلیٰ معیاری طبی سہولتوں کی فراہمی عمل میں لائی جاسکے۔ گورنر نے حکومت کے نئی جامعات کے منصوبہ اور انٹر گریڈیڈ اسکولوں کی تعمیر کے اقدامات و منصوبوں کا تذکرہ کیا اور کہا کہ حکومت تلنگانہ میں تعلیمی معیار کو بلند کرنے و عالمی معیار کی سہولتوں کی فراہمی کے عہد پر کاربند ہے۔ انہوں نے حکومت کے CURE,PURE اور RARE منصوبہ کی تفصیلات کا بتائی اور کہا کہ حکومت نے زون واری اساس پر تلنگانہ اضلاع کی ترقی کا جو منصوبہ تیار کیا ہے اس کیلئے حکومت کے پاس واضح روڈ میاپ ہے۔ گورنر نے شہر کو وسعت دینے کے علاوہ 'فورتھ سٹی' کی تعمیر کا تذکرہ کیا اور کہا کہ حکومت نے مجلس بلدیہ عظیم تر حیدرا?باد کے دائرہ کو وسعت دے کر اطراف کی بلدیات کو جی ایچ ایم سی میں ضم کرنے اقدامات کئے تا کہ ان علاقوں کی بھی شہر کے طرز پر ترقی کو یقینی بنایا جاسکے۔ یوم جمہوریہ تقریب میں گورنر جشنو دیو ورما کی ا?مد پر ڈپٹی چیف منسٹر مسٹر ملو بھٹی وکرمارک اور چیف سیکریٹری مسٹر راما کرشنا راو? نے خیر مقدم کیا۔ قبل ازیں گورنر اور ڈپٹی چیف منسٹر ملو بھٹی وکرمارک نے یادگار شہیدان واقع پریڈ گراو?نڈ پر سرحد کی حفاظت کے دوران شہادت پانے والوں کو خراج عقیدت پیش کیا۔ یوم جمہوریہ تقریب میں پولیس کی مختلف بٹالینس نے گورنر کو سلامی پیش کی۔ تقریب میں وزراء ،' اراکین اسمبلی' اراکین کونسل' صدورنشین و مختلف محکمہ جات کے اعلیٰ عہدیدار موجود تھے۔ گورنر جشنو دیو ورما نے اپنے خطاب کے دوران شہدائے ا?زادی کو خراج عقیدت کرتے ہوئے کہا کہ بھارت کا ا?ئین ہماری قومی زندگی کی بنیاد ہے اور 26 جنوری یوم جمہوریہ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کی یاد دلاتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ 1950 میں نافذ ا?ئین انصاف' ا?زادی' مساوات' اور اخوت جیسے سنہرے اصولوں کی ضمانت دیتا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ جمہوریت ایک نظام حکمرانی نہیں بلکہ عوامی خود حکمرانی کا ذریعہ ہے جس میں عوام خود حکمراں ہوتے ہیں۔

Editor Printer, Publisher & Owner by MOHD ATHER RAHEEM Published from FALAKNUMA NEWS Urdu Weekly 19-4-276/5/A Flat No 502.5th Floor Lakeview Residency,Baquar Nagar,BNK Colony,Miralam Tank Hyderabad 500 064. Printed at RIYAZ PRINTING PRESS #22-8-161 Behind Nayaab Hotel Chatta Bazar,Hyderabad-500002 Telangana.Head Office Contact No.04045375318,www.falaknumanews.in

Scanned with OKEN Scanner